



LGS GROUP OF COLLEGES

A PROJECT OF LAHORE GRAMMAR SCHOOL

Sheet # _____

Name: Zymal Tariq

Class: Fsc premedical Roll No. _____

Subject: Quran

Test No. WT8

Date: 13/11/24

A B C D				A B C D				A B C D				A B C D				Marks Obtained
1				6				11				16				
2				7				12				17				
3				8				13				18				
4				9				14				19				
5				10				15				20				

اسائنمنٹ

(سوال نمبر ۱)

آیت کا ترجمہ

﴿۱﴾

ترجمہ: ”اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق پہنچتا کہ جب اللہ اور اس کے رسولؐ کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرمادیں تو ان کیلئے اپنے (اس) معاملے میں کوئی اختیار نہ رہے اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے تو وہ یقیناً واضح گمراہی میں پڑ گیا۔“

1

(سوال نمبر ۲)

(تفصیلی جواب)

(سورۃ الاحزاب کے بنیادی مضامین)

تعارف:

سورۃ الاحزاب مدنی سورت ہے۔ اس میں نو رکوع اور تینتر آیات ہیں۔ احزاب "حزب" کی جمع ہے جس کا معنی گروہ اور لشکر کے ہیں۔ اس سورت میں غزوہ احزاب کا تذکرہ ہے اس وجہ سے اس سورت کا نام سورۃ الاحزاب رکھا گیا۔ یہ لفظ آیت نمبر ۱۰ میں موجود ہے۔ یہ غزوہ ہجرت کے پانچویں سال ہوا جس میں مکہ مکرمہ کے تمام قبائل نے متحد ہو کر مدینہ منورہ پر حملہ کیا۔ اس غزوہ میں مسلمانوں نے حضرت سلیمان فارسی کے مشورے پر خندق کھود کر مدینہ کا دفاع کیا اس وجہ سے اس کو غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے۔

مرکزی موضوع:

غزوہ خندق کے احوال، یہود کی عہد شکنی، بنی کریمؐ اور آپ کے اہل بیت اطہارؑ کے فضائل و خصال کے ساتھ ساتھ عرب کی حایلانہ رسوم و رواج کے متعلق اسلامی احکام کی تفصیل سورۃ الاحزاب کا مرکزی موضوع ہے۔

بنیادی مضامین:

۱۔ معاشرتی اصلاحات:

سورۃ الاحزاب کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے بنی کریمؐ کو عرب کے حایلانہ طریقہ ظہار اور مقبلی کے حوالے سے یہ آیات عطا فرمائی ہیں۔

۲۔ ظہار:

اس سے مراد کسی مرد کا اپنی بیوی کو ماں، بہن یا کسی بھی محرم

عورت جیسا کہ کر جدا کرنا۔

۱۔ مثبثہ

اس سے مراد صوفیوں کو لایا ہے۔ اسلام نے صوفیوں کو بیٹے کو عزت و وقار ضرور دیا ہے کیلئے شہابی معاملات میں عذم کی حیثیت دی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ہر فرد کو اس کے اصل والد کی طرف منسوب کیا جائے، والد کا علم نہ ہونے کی صورت میں دینی بھائی قرار دیا جائے۔

۲۔ ازواج مطہرات

مزید فرمایا گیا کہ بنی کریمؐ صوفیوں کیلئے ان کی جانوں سے بھی بطور کریم اور آپؐ کی ازواج مطہرات رضہ موعین کی مائیں ہیں۔

۳۔ اہم واقعات

اس سکونت میں رسول اللہؐ کی سیرت، کدو اہم واقعات عزوہ احزاب اور عزوہ بکوفہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۴۔ شرعی احکام

اس سکونت میں بیت سے شرعی احکام بھی بیان کئی گئے ہیں۔

۵۔ میراث کی تقسیم

جیسے میراث، رشتہ کی بنیاد پر ہوگی نہ کہ اس اسلامی بھائی چارہ کی بنیاد پر، جو آپؐ نے انصار و مہاجرین کے درمیان مخالفت کی صورت میں قائم فرمایا تھا۔

۶۔ عورتوں کو دلہ کا حکم

اس سکونت میں عورت کیلئے حجاب کا حکم دیا گیا ہے کہ جب گھر سے باہر نکلیں تو اپنے جسم پر حجاب ڈال کر نکال کریں، اس کے ساتھ ساتھ زمانہ جاہلیت کی رسموں کو ختم کیا گیا ہے۔

۷۔ جاہلانہ رسوم کو ختم

ایک یہ کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو ماں، بہن یا کسی محرم عورت جیسا کہ کر اپنے سے جدا کر دے، کسی شخص کا یہ عمل ظہار کہلاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ کوئی شخص کسی کو صوفیوں کو لایا کہ اس کی بیوی کو حقیقی بیوی سمجھتے ہوئے مہر دیا جاتا ہے۔

۸۔ حضرت زینبؓ کی شہادت

اس رکن کو ختم کرنے کیلئے بنی کریمؐ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے صوفیوں کو حضرت زینبؓ کی مطلقہ حضرت زینبؓ سے نکاح فرمایا۔ اس واقعہ کو منافقین نے غلط فہمی اور بدگمانی

پیدا کرنے کا ذریعہ بنا لیا تو ان کی تردید کی گئی۔

۱۱۔ حاضری کے آداب

اس سورۃ مبارکہ میں بارگاہ رسالت مآبؐ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے ہیں۔

۱۲۔ ازواج مطہرات رضہ سے چہرے میں طالع نہ لگنا

ازواج مطہرات رضہ سے چہرے میں طالع نہ لگنے کا سلیقہ اور بے نیکی کے گھر کھانے کی دعوت میں شرکت کے آداب و عذر بھی بیان کیے گئے ہیں۔

۱۳۔ ازواج مطہرات کو ارشاد

سورۃ الاحزاب میں رسول اللہؐ کی ازواج مطہرات رضہ کو ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ان کو قناعت و قوکل پر ہی قائم رہنا چاہیے کیونکہ وہ عام عورتوں کی طرح نہیں ہیں، ان کو رسول اللہؐ کے حرم میں ٹھونے کا جو شرف عطا کیا گیا ہے، یہ خود بیت بڑا اعزاز ہے۔

۱۴۔ اہل بیت اطہارؑ کی پاکیزگی

جب اہل بیت اطہارؑ کی پاکیزگی سے متعلق آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے حضرت فاطمہ و حسن و حسین رضہ کو بلایا اور انہیں ایک چادر کے نیچے ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضہ آپؐ کے پیٹو کے نیچے تھے آپؐ نے انہیں بھی چادر کے نیچے کر لیا، پھر فرمایا:

”اے اللہ تعالیٰ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نہ اپنی دور کر دے اور انہیں کوئی طرح پاک و صاف نہ کر دے“

۱۵۔ مرد و عورت کے حقوق و فرائض

اسلام میں بحیثیت انسان مرد و عورت میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ دونوں کو اپنے اپنے دائرہ کار میں کچھت کے حامل ہیں۔ دونوں کے حقوق و فرائض کی ادائیگی کے ساتھ زندگی کے ہر میدان میں خصوصاً سماج اور معاشرہ کا حسن باقی رہتا ہے۔ اس سورت میں متعدد صفات بیان کر کے واضح کیا گیا ہے کہ مرد و عورت میں جو بھی ان صفات کا حامل ہوگا اس کو پورا پورا اجر عطا کیا جائے گا۔ اس ضمن میں مرد و عورت میں کوئی امتیاز نہیں۔

۱۔ آپؐ کی خصوصیات و ذمہ داریاں:

آپؐ کے خصوصی فضائل کے ساتھ ساتھ آپؐ کی مناصب ذمہ داریوں کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ آپؐ کی خصوصیات میں آپؐ اعلیٰ خصوصیت خاتم النبیینؐ بلوائے۔ اس سورت میں واضح فرما دیا گیا ہے کہ آپؐ کے بعد قیامت تک کسی بھی معنی و صلوات میں کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حتیٰ کہ قرب قیامت جب حضرت عیسیٰؑ آئیں گے تو وہ بھی آپؐ کی تعلیمات پر عمل کریں گے۔

۲۔ آپؐ کی صفات:

سورۃ الاحزاب میں آپؐ کی صفات میں نشاہ، مبشر، نذیر، داعی اور سراج منیرؐ کیوں بیان ہوئے۔

نشاہ:

نشاہ کا معنی گواہ کے ہیں۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور سچے دینی کے گواہ ہیں۔

مبشر:

مبشر کے معنی خوش خبری دینے والے یعنی اہل ایمان کو اچھے اعمال اور اطاعت و فرمان برداری کی بدولت اچھے انجام یعنی جنت کی خوشخبری سناتے والے ہیں۔

نذیر:

نذیر کے معنی ڈر سناتے والے کے ہیں یعنی آپؐ کفار و مشرکین کو ان کے کفر کے برے انجام یعنی جہنم کی وعید سناتے والے ہیں۔

داعی الی اللہ:

داعی الی اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا یعنی آپؐ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اس کی طرف دینے والے ہیں۔

سراج منیر:

سراج منیر سے مراد ہے روشنی چراغ یعنی نبی کریمؐ علم و حکمت کے نور سے متورک ہیں اور لوگوں کو بھی نور کی تاریکیوں سے نکال کر صراطِ مستقیم کی طرف لانے والے ہیں۔

اہل ایمان سے مطالبہ:

ان صفات کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے تبلیغ دین کرتے

دینے کی ہدایت کی گئی ہے اور اہل ایمان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ جب کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم آجائے تو اس پر سر تسلیم خم کر دیں۔

۱۸۔ آیت داور و سلام بھیجنے کا حکم:

سورۃ الاحزاب میں اہل ایمان کو یوں کہیں کہ داور و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی اپنی اپنی مثال کے مطابق داور بھیج رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کریم پر داور و شریف بھیجنے سے مراد حضرت بنی کریم پر رحمتیں نازل کرنا ہے اور فرشتوں کے داور بھیجنے سے مراد ان فرشتوں کے نزول کی درخواست کرنا ہے۔

۱۹۔ اہل ایمان کو کہہ دینے کا حکم:

سورۃ الاحزاب کے آخر میں اہل ایمان کو چار چیزوں پر زیادہ توجہ دینے کی تاکید کی گئی ہے ان میں سے پہلی اختیار کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے در سے ممنوع کام سے باز رہنا اور سچ بول کر تسلیم ہی تسلیم بات کرنا۔ انسان اگر یہ دو صفات اختیار کرے اور کہنے کو قول و عمل میں تضاد ختم کر دے تو رفتہ رفتہ منزل کی طرف اٹھتا ہے اور اگر کوئی کوتاہی سرزد ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ درگزر فرمادیتا ہے۔

حاصل کلام:

لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کریں۔ اور اپنے قول و فعل کے تضاد کو ختم کریں۔ یہ سب کے لبیاحی مضامین ہم سب کیلئے لائحان کا ذریعہ ہیں۔